سوال

(44) کھجور کا کھٹا رس اور تاڑ کا میٹھا اور کھٹا رس

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کھجور کا کھٹا رس اور تاڑ کا میٹھا اور کھٹا رس جس پینے سے آدمی مدہوش ہوجاتا ہے۔ اور برے بھلے میں تمیز نہیں رہتی۔ اس کو ثمر کہا جائے گا اسکا پینا حرام ہے یا نہیں۔ بصورت حرام اس کا پینے والا نیچنے والا۔ رس نکالنے کیلیئے درخت اجارہ پر دینے والے کا گناہ برابر ہے یا مختلف اور شریعت میں ان کے حدود کیا ہیں۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

تاڑ کے رس میں صبح کے وقت نشہ نہیں ہوتا۔ اسلئے اس کا پینا جائز ہے۔ جس وقت نشہ آور ہوجائے تو بحکم کل مسکر حرام۔ اس کا پینا ناجائز ہے۔ تاڑ کے درخت کی مطلق بیع جائز ہے۔ کیونکہ بذاۃ مسکر نہیں

(اہلحدیث امرتسر۔ ۱۲ جنوری سنہ ۱۹٤۰ئ)

(فتاویٰ ثنائیہ۔ جلد ثانی صفحہ ٤۳۲)

تعاقب

اس سوال۔ نمبر ۱۰۱ کا جو آپ نے فرمایا ہے کہ صبح جب تاڑی اُتارتے ہیں۔ اس وقت نشہ نہیں ہوتا۔ یہ تجربہ آپ کو کیسے ہوا کہ صبح کو تاڑی اُتارتے وقت اس میں نشہ نہیں ہوتا۔ صوبہ بہار میں علی الصباح تاڑی اُتارتے ہیں۔ اور پینے والے اسی وقت پینا شروع کردیتے ہیں۔ اور ان میں نشہ بھی ہوتا ہے۔ اس فتویٰ کو سن کر عام جہلاء خوشی منا رہے ہیں کہ جب صبح کو تاڑی پینا جائز ہے تو اب ہم پیا کریں گے۔ مہربانی کرکے تحقیق کرکے اس فتویٰ کو دوبارہ اہل حدیث اخبار میں شائع کریں۔

)راقم کم ترین ماسٹر قطب الدین احمد از بھدیسر خریدار ص ۱۱٤٦۹(

جواب۔ ہم نے صبح بہار میں خود دریافت کیا تو ہمیں بتایا گیا کہ تاڑی میں صبح سویرے نشہ نہیں ہوتی۔ اب جو آپ نے اس کی بابت لکھا ہے تو صحیح فتویٰ یہی ہوگا۔ کہ تاڑی ہر حال میں

حرام ہے۔ مزید تحقیق کیلئے مولوی عبدالخبیر کو تکلیف دیتا ہوں۔ کہ ٹھیک تحقیق سے اطلاع فرمائیں۔ سوال۔ قابل غور اتنا ہے کہ تاڑی نچوڑنے میں نشہ آور ہوجاتی ہے۔ یا سورج چڑھے اس میں نشہ پیدا ہوتا ہے۔

(۱۲ مارچ سنہ ۱۹۳۶ئ(

تاڑی کی تحقیق

جناب مولانا صاحب ام بعد! آپ نے کھجور کی مزید تحقیق کے متعلق جناب مولوی عبدالخبیر صاحب کو تکلیف دی ہے۔ مجھ کو جہاں تک تحقیق ہے لکھتا ہوں۔ بنگال میں خاص طور پر ضلع راجشاہی ضلع جسر واور ضلع ندیہ میں کثرت سے تاڑی ہوتی ہے۔ ضلع جسر میں لوگوں کی زبانی سنا ہے۔ کہ جس کے مکان یا زمین میں ایک سو درخت کھجور کے نا ہوں اس کے مکان میں کوئی شادی نہیں کرتا۔ گویا کھجوروں کے درخت ان کی جائیداد ہے۔ ماسٹر قطب الدین نے جو لکھا ہے۔ کہ صبح کی تاڑی میں یقیناً نشہ ہوتا ہے۔ یہ کہنا ماسٹر صاحب کا غلط ہے۔ میں نے بخوبی تجربہ کیا ہے۔ کہ صبح سویرے تاڑی نشہ آور نہیں ہوتی۔ دن کے دس بجے تک بہت عمدہ رہتی ہے۔ اگر اسے دھوپ میں دو یا چار گھنٹے رکھا جائے۔ تو البتہ نشہ آور ہوجاتی ہے۔ میں خاص کر کے اس (شیرہ) کو جسے آپ لوگ تاڑی کہتے ہیں پینے کیلئے تاڑی کے موسم میں ضلع راجشاہی مرشد آباد جاتا ہوں اور دو ماہ وہاں رہتا ہوں۔ کسی قسم کی نشہ آوری نہیں۔

(مولوی محمد عبدالرحیم موضع ایموہا۔ ڈاک خانہ راج گاؤں بیر بھوم ۱۰ اپریل سن ۱۹٤٦ئ)

تاڑی کی تشریح

اہل حدیث کے کسی رسالے میں تاڑی کو دو قسم میں لکھا گیا ہے۔ ایک بے نشہ حلال دوسری با نشہ حرام۔ اس کی مزید تحقیق تاڑی والے علاقہ سے دریافت کی تھی جے جواب میں مولنا عبدالجلیل صاحب سے مرودی کا خط آیا ہے۔ جو درج ذیل ہے پرنہ اہل حدیث میں تاڑی کے ما حصل پینے پر استسار ہمارے علمائے علاقے گجرات میں درخت تاڑ اور درخت خرماں ان دونوں سے ایک قسم کا عرق برآمد ہوتا ہے۔ جو شربت سے بھی زیادہ شیریں ہوتا ہے۔ اس کو حفاظت سے دن بھر رکھیے۔ بالکل نشہ نہیں آتا۔ اس کے نکالنے کا طریقہ یہ ہے تاڑ یا کھجور کے درخت کو چھید کر شام کو ٹھنڈے پہر ایک برتن مٹی کا باندھ دیتے ہیں۔ اس درخت سے قدرت نے ایک وقت رکھا ہے۔ اس وقت اس میں وہ عرق اس طرح ٹپکتا ہے۔ جس طرح شیر دار جانور کا دودھ تھن میں بھر کر ٹپکنے لگتا ہے۔ فرق اتنا ہے کہ دودھ نکالنا پڑتا ہے اور بہ قدرتی طور پر اتر پڑتا ہے اُسے علی الصباح اتارا جاتا ہے۔ یہ سرد اور شیریں ہوتا ہے۔ اسے ہم لوگ تیر کہتے ہیں۔ اس میں نشہ نہیں ہوتا۔ خواہ دن کو نکلے یا رات کو کوئی تعلق نہیں البتہ جس روز برتن باندھا جاتا ہے۔ اس کیلئے اگر شب کو ابر ہوجائے تو وہ نیرا پھٹ جاتا ہے۔ رنگ بھورا ہوجاتا ہے ترش آجاتی ہے۔ اس میں نشہ ہوجاتا ہے۔ لیکن وہ نیرا سر دصاف شیریں اس میں بذاۃ نشہ نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کو دھوپ میں رکھا جاوے۔ یا آگ پر تو اس میں پر سے جوش آجاتا ہے۔ اور نشہ لاتا ہے۔ جس درخت سے نیرا اُتارا جاتا ہے۔ اس زمانہ میں سیندھی نہیں اُترتی اور سیندھی کے زمانے میں یہ نہیں اُترتا۔ تاہم لوگ اس سے خوب واقف ہیں۔ اس کے حلال ہونے میں کسی قسم کا شبہ نہیں الا نشہ کے زمانے میں۔

(عبدالجلیل)

دوسرے صاحب پٹنہ سے لکھتے ہیں۔ جنھوں نے اپنا نام نہیں لکھا ان کی تحریر یہ ہے۔ جناب حضرت مولانا صاحب سلمہ الرحمن۔ السلام و علیکم ورحمۃ اللہ و برکاۃ۔ میں نے اہل

حدیث اخبار میں بابت تاڑی یہ مضمون پڑھا۔ بعدہ اس پر تعاقب کیا اس پر آنجناب نے مولوی پٹنوی سے دریافت کیا واللہ اعلم مولنا موصوف نے کیا جواب دیا۔ کمترین یہ حیثیت مسلمان ہونے کی وجہ سے تجربہ کی بنا پر تحریر کرتا ہوں۔ کہ برتن صاف بعد غروب آفتاب درخت سے شاخ دھو کر باندھ دیں۔ طلوع آفتاب سے پیشتر اُتار کر استعمال کریں۔ اگر برتن غیر صاف یا گرمی پہنچے سے زرہ برابر جھاگ آجاوے۔ تو بوجہ جھاگ نشہ آور خواہ تھوڑی یا زیادہ مقدار ہو جاوے گی۔

(اہل حدیث یکم مئی سن ۱۹۳٦ئ)

(فتاویٰ ثنائیہ جلد ۲۔ صفحہ ٤۳۳۔٤۳٤)

تعاقب

ہمارے ہاں تازہ تاڑ بھی نشہ دیتا ہے۔ آپ کے پنجاب میں ایسا تاڑ ہے۔ جو نشہ نہ دے۔ آپ نے اس کے جواز کا کیوں فتویٰ دیا۔؟

(راقم از مئو)

جواب۔ پنجاب میں تاڑ نہیں دیکھا۔ پٹنہ میں سنا تھا۔ کہ تازہ میں نشہ ہوتا ہے۔ مدار حرمت پر نشہ ہے۔ لہذا جو تاڑ ایسا ہو کہ اس کے اور باسی دونوں میں نشہ ہوتا ہو۔ ہر حال میں حرام ہے۔ بحکم کل مسکر حرام

(فتاوی ثنائیہ۔ جلد ۲۔ ص ۲۲۰)

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 14